12351 ـ طہر کا گمان کر کے غسل کر لیا لیکن خاوند کے جماع کے بعد خون آگیا

سوال

میری بیوی کا خیال تھا کہ حیض ختم ہو گیا (حالانکہ عادتا ایام ابھی مکمل نہ ہوئے تھے) اور اس نے نماز کی ادائیگی شروع کر دی، پھر میں نے اس سے جماع بھی کیا، اس کے خیال کے مطابق بعد میں اسے بعد میں دوبارہ خون آنا شروع ہو گیا، تو اس دوسرے دن فجر کی نماز ادا نہ کی پھر غسل کر کے ظہر کی نماز ادا کی.
کیا اس میں میرے یا بیوی پر کوئی گناہ ہے ؟ اگر جواب اثبات میں ہو تو کیا اس کا میرے ذمہ کوئی کفارہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر عورت کا ظن غالب ہو کہ اس کا حیض ختم ہو کر طہر شروع ہو گیا ہے اور اس کی علامات بھی ظاہر ہو گئی ہوں تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے لے اور اس کا خاوند اس سے جماع کر لے تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ اس نے وہی کام کیا ہے جو اس کے لیے مباح تھا، جبکہ حالت حیض میں اس کے لیے جماع کرنا حرام تھا.

اور جب اسے دوبارہ حیض شروع ہو جائے تو وہ حائضہ شمار ہوگی اور اس کے لیے نماز کی ادائیگی حرام ہو گی، اور نہ ہی اس کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے، کیونکہ جب بھی حیض کا خون آ جائے اس کا حکم بھی ثابت ہوگا حیض کے خون کی علامات عورتوں میں معروف ہیں.

اس لیے عورت کو غسل کرنے اور نماز کی ادائیگی میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے حتی کہ وہ طہر کی علامت سفید مادہ نہ دیکھ لے، یا پھر جسے سفید مادہ نہ آتا ہو اسے خون بالکل آنا بند اور خشك ہو جائے، خون کا رکنا طہر نہیں، بلکہ طہر کی علامت دیکھنا اور اس عادتا مدت کا ختم ہونا طہر ہو گا.

واللہ اعلم .